طالبان حق کے لئے ایک خوبصورت تحفہ

ایک دلکش، اچھوتی، پرمغز وجاندار تحریر

حق کی پہچان

اہلسنت وجماعت کے باہمی ربط واتحاد کی ضرورت واہمیت،

بدمذہبوں، بے دینوں، گمراہ عقائد رکھنے والوں سے دوری،

باطل فرقوں سے اتحاد، اہلسنت وجماعت کی قوت کو منتشر کرنا ہے

از قلم

خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل
حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی

مولانا ابوالخیر محمد الطاف قادری رضوی

پیشکش

انجمن انوار القادریہ

جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی

فون 4120794 2435088 0300-9201959

سلسلہ اشاعت:	(141)
کتاب کا نام:	''حق کی پہچان''
ازقلم:	علامہ مولانا مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
زیرِنگرانی:	ابو الخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
ناشر:	شعبہ نشر و اشاعت انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی
سنِ اشاعت:	ستمبر 2006ء
ہدیہ:	10 (دس روپے)
تعداد:	2000 (دو ہزار)

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات قیمت اور ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً لوگوں کی اصلاح و خبرگیری کیلئے مختلف مسائل اور عنوانات پر کتابیں و لٹریچر شائع کیے جاتے ہیں۔ یہ کتاب ''حق کی پہچان'' انجمن انوار القادریہ کی اشاعت کی (141) کڑی ہے۔

مقدس اوراق کا ادب کیجئے

ایسے اوراق جس میں اللہ جل جلالہٗ اور رسول اللہ (ﷺ) کا نام ہو۔ یا کوئی قرآنی آیت یا حدیثِ مبارکہ تحریر ہو۔ یا کسی نبیؑ صحابیؓ ولی یا عام مسلمانوں کے نام تحریر ہوں خصوصاً ان کی حفاظت کرنا اور ان کا ادب کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ کہیں پر بھی آپ کو ایسی تحریر یا اخبار وغیرہ زمین پر گرے ہوئے ملیں تو فوراً ان کا ادب کرتے ہوئے انہیں محفوظ جگہ رکھ دیں یا مقدس اوراق کے تحفظ کیلئے جو ڈبے عموماً لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں ڈال دیں۔

ناشر: انجمن انوار القادریہ (ٹرسٹ) پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے

افتراق امت کا المیہ۔

اسلام کا دعویٰ کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں .... ہر ایک اپنے فرقہ کو حق پر بتاتا اور دوسروں پر ملامت کرتا ہے۔ ان میں جنگ و جدال، بحث و نزاع، عناد و عداوت، بغض و حسد کے شرارے ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں۔ ان کے تعصب و نفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں۔ آئے دن فتنہ وفساد انہیں کی بدولت ہوتا ہے۔ قتل وخونریزی تک نوبت آجاتی ہے۔ اسلام کو ان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب دان کی پیشین گوئی۔

حضور انور ﷺ کو ان تمام حالات کا علم تھا اور حضور ﷺ نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اجلہ ائمہ حدیث امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد وغیرھم نے حضرت عرباض بن ساریہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا (مسند امام احمد)

جوتم میں سے زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا۔

امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے ایک حدیث روایت کی جس میں

حضور اقدس ﷺ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة (سنن ابی داؤد)

میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی، ان میں بجز ایک کے سب ناری ہیں۔

ان احادیث سے اور ان کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور خونریزیوں کی تفصیلیں بھی، مخبر صادق ﷺ کی خبر کس طرح ممکن ہے کہ درست نہ ہو؟ واقعات برابر ان خبروں کی تصدیق کرتے چلے جارہے ہیں۔

صدر اول میں اتحادِ اُمت اور خبرِ اختلاف پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا تعجب۔

اسلام کے عہد اول میں جہاں اس کے تمام حلقہ بگوش ایک صدائے حق پر لبیک کہنے اور سر تسلیم خم کرنے پر ہی اکتفا نہیں کر رہے تھے، بلکہ وہ ہادی اسلام کے اشاروں پر جانیں قربان اور سر بہ تمنا فدا کرتے چلے جارہے تھے، اس دن مسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں مگر یک دل تھے، یک زبان تھے، ہر دماغ ایک ہی خیال سے پُر تھا، ہر دل میں ایک ہی ولولہ اور ایک ہی جوش تھا، سب کا ایک ہی نصب العین تھا، اور ایک مقصد کے گرد وہ گھوم رہے تھے۔ عین اس اتم اتحاد کی حالت میں حضور انور علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے اختلاف کی خبریں دیں، جن کا اس وقت تصور بھی نہ ہو سکتا تھا، بلکہ بعض صحابہ کرام علیھم الرضوان کو تعجب بھی ہوا۔

طالب حق کی حیرانی۔

اور اب وہ دن آگیا کہ دعویداران اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہوئے اور انہوں نے جو طوفان برپا کر رکھے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، ایسے وقت میں مسلمان کیا کریں؟ اس شوروغوغا میں ایک طالب حق کس طرف جائے؟ اور کس کی صدا پر لبیک کہے؟ ان کثیر منازعتوں، اختلافات اور مخالفتوں کے ہجوم میں امر حق کو کس علامت سے ممتاز کیا جائے؟ عقل کو تو ضرور ایسے مواقع پر کچھ سراسیمگی اور حیرانی ہوتی ہے۔

تلاش حق۔

ایسی حالت میں سردار انبیاء ﷺ کی خبریں اور آئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا، طالب حق کی رہنمائی کرتی ہیں کہ وہ اس ابتلاء وفتنہ کے وقت کا دستور العمل، اسی صادق اور اسی واقف وقائع وحوادث کے کلام مبارکہ سے دریافت کرے جن کی نگاہ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہد اول میں بھی روشن تھے اور جنہوں نے ان کی تفصیلی خبریں دی ہیں۔ یقیناً آج کی سراسیمگی اور حیرانگی کا علاج، اسی دربار اور اسی سرکار سے میسر آسکتا ہے اور وہیں سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ فرقوں کی ایسی کشاکش میں، جماعت حقہ کو کس علامت سے شناخت کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی ﷺ کو جب اس اختلاف وافتراق کا علم تھا اور آپ ﷺ نے امت کو اس سے آگاہ بھی فرمایا، تو ضرور ہے کہ جماعت حقہ کی ایسی کھلی اور ظاہر علامات بھی ارشاد فرما دی ہوں جس سے ہر علم وعقل کا شخص، ہر طالب حق، اس کو بے تردد پہچان سکے اور اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔

عرفانِ حق۔

جب ہم احادیث کریمہ پر نظر ڈالتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ مقدس ہادی ﷺ نے ہمیں شب تار میں آوارہ پھرنے کیلئے، بیکسی کے سپرد نہیں کیا، بلکہ ایک پرنور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری دستگیری فرمائی اور فصیح وصریح عبارات سے بتادیا کہ حق پر کون ہے؟

چنانچہ اوپر ذکر کی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعد ایک لطیف انداز میں ارشاد فرمایا۔

"فعليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامورفان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة (سنن ابن ماجہ)

جب امت میں اختلاف رونما ہو تو تم میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کے طریقے کو لازم جانو، اسکے ساتھ تمسک کرو، اور اس پر مضبوط گرفت رکھو، کیونکہ ہر جدید (برا) طریقہ بدعت ہے اور ہر بدعت سیئہ گمراہی ہے اور اپنے آپ کو نئے (برے) کاموں سے بچاؤ۔

مذہب حق اہل سنت وجماعت ہے۔

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سنت اور خلفاء راشدین کے طریقے پر کاربند رہو، تو وہی طریقہ حق ہوا اور حضور ﷺ کی سنت کے عامل اہل سنت ہوئے، کس خوبی کے ساتھ واضح فرمادیا کہ حق مذہب اہل سنت ہے، باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اور گمراہ ہیں۔ اب طالب حق کو تردد باقی

نہیں رہتا، وہ ہر فرقہ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے اور اہل سنت کی نسبت بشارت پاکر مطمئن ہو جاتا ہے اور حسب ہدایت مذہب اہل سنت کو لازم سمجھ لیتا ہے، اسی طرح دوسری حدیث میں بھی تہتر فرقوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا۔

ما انا علیه و اصحابی (سنن ترمذی)

''فرقہ حقہ وہ ہے جو میری سنت اور میرے اصحاب کی جماعت کے طریق پر ہو''

اس حدیث نے یہ بھی صاف ظاہر کر دیا کہ طائفہ حقہ اہل سنت و جماعت ہے، اسی حدیث کو امام احمد و ابوداؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وواحد فی الجنة وهی الجماعة (مسند امام احمد)

''اور ایک گروہ جنتی ہے اور وہ جماعت ہے''

اب تو برحق گروہ کا پورا نام اہل سنت و جماعت حدیث نے بتادیا۔

معیارِ حق (سواداعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار (مشکوۃ شریف)

''تم سواداعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا جہنمی ہے''

اس حدیث میں بھی صاف ارشاد ہے کہ وہ جماعت جس پر اکثر اہل اسلام ہیں حق پر ہے اس پر اللہ عزوجل کا دست رحمت و کرم ہے۔ اور جو اہل سنت و جماعت سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

ملا علی القاری کا فرمان۔

مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا۔

السواد الاعظم یعبر بہ عن الجماعۃ الکثیرۃ والمراد ما علیہ اکثر المسلمین (مرقاۃ)

''سواد اعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے، اس سے مراد وہ ہے جس پر اکثر اہل اسلام ہیں۔ اب تو کسی نادان کو بھی تردد نہیں رہ سکتا، ہر عاقل و جاہل کو معلوم ہو گیا کہ مذہب حق وہ ہے جس پر مسلمانوں کی بڑی جماعت ہے اور وہ بحمد للہ تعالی اہل سنت و جماعت ہے جو ان سے منحرف ہے، حضور ﷺ نے انکو جہنمی فرمایا ہے۔

یہ تمام صحاح ستہ اور کتب معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں اس مضمون کی بکثرت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد۔

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقہ جماعت عامہ اور جمہور اہل اسلام ہیں، جس کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں اور جن کو حدیث شریف میں کہیں سواد اعظم اور کہیں جماعت عامہ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

سواد اعظم در دین اسلام ''مذہب اہل سنت و جماعت'' ہست۔

عرف ذلک من انصف بالانصاف وتجنب عن التعصب والاعتساف (اشعۃ اللمعات)

دین اسلام میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت ہیں منصف اور تعصب سے اجتناب

کرنے والا اسے جانتا ہے۔

نیز حضرت شیخ محقق اسی شرح میں فرماتے ہیں۔

وآئمہ فقہائے ارباب مذاہب اربعہ و غیر ہم از آنہا کہ در طبقہ ایشان بودہ اند، ہمہ بریں مذہب بودہ اند، و اشاعرہ ماتریدیہ کہ ائمہ اصول کلامند، تائید مذہب سلف نمودہ، وبدلائل عقلیہ آں را اثبات کردہ، وآنچہ سنت رسول اللہ ﷺ واجماع سلف بر آں رفتہ بودہ، موکد ساختہ اند لھذا نام ایشاں "اہل سنت وجماعت" افتادہ (اشعۃ اللمعات)

مذاہب اربعہ کے فقہاء وغیرھم جو صحاح ستہ کے مصنفین کے ہم عصر تھے، تمام اسی مذہب پر ہوئے ہیں۔ اشاعرہ اور ماتریدیہ جو اصول کلام (علم عقائد) کے امام ہیں انہوں نے بھی مذہب سلف کی تائید کی اور دلائل عقلیہ سے اسے ثابت کیا اور سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کو مستحکم کیا۔ اس لئے ان کا نام "اہل سنت وجماعت" واقع ہوا ہے۔

اور حضرت شیخ فرماتے ہیں۔

ومشائخ صوفیہ از متقدمین ومحققین ایشان، کہ استادان طریقت وزہاد و عباد ومرتاض ومتورع ومتقی ومتوجہ بجناب حق، ومتبری ازحول وقوت نفس بودہ اند، ہمہ بریں مذہب بودہ اند، چنانکہ از کتب معتمدہ ایشاں معلوم گردد ودر "تعرف" کہ معتمد ترین کتابہائے ایں قوم است، عقائد صوفیہ کہ اجماع دارند بر آں، آوردہ کہ ہمہ

عقائد" اھل سنت وجماعت" بے زیادت ونقصان (اشعۃ اللمعات)
اور مشائخ صوفیہ اولیاء کرام میں سے پہلے محققین جو کہ طریقت کے استاد، اور زاہد وعابد، دینی مشقت برداشت کرنے والے، اور صاحب ورع وپرہیز گار، اور صرف بارگاہ خداوندی میں متوجہ رہنے والے، اور اپنے نفسانی حول وقوت سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے، سب اسی "اہل سنت وجماعت" کے مذہب پر ہوئے ہیں جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہو جاتا ہے اور آئمہ صوفیہ کی معتمد ترین کتب میں سے "تعرف" میں ہے جن پر کہ عقائد صوفیہ "اولیائے کرام" پر کہ ان مقدسین کا اجماع واتفاق ہے فرمایا ہے کہ وہ یہی "عقائد اہل سنت وجماعت" ہیں بغیر کسی کمی بیشی کے۔

باب دوم

جماعت اہل سنت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کا حکم

دوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف ہے جس میں ارشاد فرمایا۔

يد الله على الجماعة و من شذ شذ الى النار (سنن ترمذی)

اللہ تعالی کا دست رحمت جماعت پر ہے، جو اس سے علیحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔

جماعت اہل سنت سے علیحدہ ہونے والا ہی شیطان کا شکار ہے۔

امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی

ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يا خذ الشاة القاصية والناحية وايـاكـم والشعـاب وعليكم بـالـجـمـاعة والعامة (مسند امام احمد)

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑیے کے کہ گلہ سے بھاگنے والی اور دور چلی

جانیوالی اور ایک جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤ اور جماعت و جمہور کو لازم کرلو۔

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ شیطان کی دست برد اور اس کے حملہ کا شکار وہ لوگ ہیں جو جماعت و جمہور سے منحرف ہوں اور عام شاہراہ چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیار کریں۔

اب تو حق و باطل میں کافی تفرقہ ہو گیا، ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ کثیرہ اور جمہور کا کیا مطلب ہے؟ اور کون کونسا فرقہ اس سے منحرف ہے؟ جو اس سے منحرف ہو اس کو شیطان کا شکار سمجھے، اب اس تردد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر بتاتا ہے وہ بتایا کرے، لیکن جب جمہور اس کے ساتھ نہیں، وہ جمہور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا تو ضرور حضور ﷺ کے حسب ارشاد وہ باطل پر ہے۔

یہ سب کچھ محتاج دلیل و برہان نہیں کہ جماعت عامہ اور جمہور کس طرف ہیں؟ دعویداران اسلام، شیعہ، غیر مقلدین، دیوبندی، وہابی اور قادیانی وغیرھم کے تمام فرقوں کا مجموعہ بھی اہل سنت و جماعت کثرہم اللہ تعالی سے بدرجہا کم ہے تو یقیناً وہ سب باطل پر ہیں اور "اہل سنت و جماعت" برسر حق اور ناجی، وللہ الحمد۔

جماعت اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم۔

امام احمد و ابوداؤد نے بروایت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ ایک حدیث روایت فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ من فارق الجماعة شبرا خلع ربقة الاسلام من عنقه (مسند امام احمد)

جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھر جدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔

جب یہ متحقق (ثابت) ہو گیا کہ حضور پر نور سید عالم ﷺ کی تصریحات مذہب ''اہل سنت و جماعت'' کو ''فرقہ ناجیہ'' قرار دیتی ہیں تو اب ان لوگوں کا حکم بھی معلوم کرنا چاہیے جو اہل سنت سے منحرف ہوں، اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے اور صاف بتا دیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہل سنت سے جدا ہوا، اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا، تو وہ شخص اور وہ گروہ جو مذہب اہل سنت سے متجاوز ہو، اسلام کا باغی اور دین کا مجرم اور سرور دو عالم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔

ایک بڑی رسی میں بہت سے حلقے بنا کر ہر ایک حلقہ ایک بکری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں جس سے وہ تمام بکریاں مجتمع رہتی ہیں۔ اس حلقہ کو عربی زبان میں ''ربقۃ'' کہتے ہیں اب گلے سے ربقۃ نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آ گیا کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ و اجتماع استوار ہے، اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اس اجتماع سے جدا کرتا ہے۔

باب سوم

اہل سنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق سخت خطرناک ہے

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ طائفہ ناجیہ حقہ ''اہل سنت و جماعت'' کو دوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے اور اسکی نسبت حضور اقدس ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔

قال رسول الله ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الا حادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم شریف)

حضور ﷺ نے فرمایا آخر زمانے میں بہت سے جھوٹے فریبی ہونگے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ تم نے سنیں نہ تمہارے آباء نے، تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دور رہو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط وضبط، میل جول، ارتباط واتحاد ممنوع اور باعث فتنہ ہے، ان سے بچنے اور علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے

قال رسول الله ﷺ ما من نبی بعثه الله فی امته قبلی الا کان له من امته حوار یون و اصحاب یا خذ ون بسنته ویقتلون با مره ثم انها تخلف من بعده خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون مالا یومرون فمن جا هد هم بیده فهو مومن ومن جاهد هم بلسانه فهو مومن ومن جاهد هم بقلبه وهو مومن وراء ذالک من الایمان حبته خردل (مسلم شریف)

حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالی نے مجھ سے پہلے ان کی امت میں مبعوث فرمایا ان کی امت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے

تھے پھران کے ایسے خلف پیدا ہوتے تھے کہ جن کا قول وعمل مطابق نہیں ہوتا تھا اور وہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کئے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرقے کرتے ہیں) تو جو ان پر اپنے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے سوا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

مراد یہ کہ جو قوم بگڑ جائیں اور تعلیم انبیاء سے منحرف ہوں اور ان کے خلاف راہ اختیار کریں مومن کا فرض ہے کہ ان کے مفاسد کو ہاتھ سے روکے، زبان سے منع کرے، دل سے برا جانے چہ جائیکہ میل جول، ربط وضبط، اتحاد ووداد۔

اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب حکیم میں ارشاد فرمایا۔

یاایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء (سورۃ ممتحنۃ)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اللہ تعالی مزید فرماتا ہے

ومن یتولھم منکم فانہ منھم (سورۃ مائدہ)

اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔

بدمذہب کے ساتھ دوستی جائز نہیں۔

ترمذی وابوداؤد میں بروایت ابوسعید مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔

لاتصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی (سنن ترمذی)

ہم نشینی نہ کر مگر مومن کامل کے ساتھ اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔

احمد، ترمذی، ابوداؤد، وبیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل (مسند امام احمد)

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تمہیں دیکھنا چاہیے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو؟ یعنی اس کے دین و مذہب میں کوئی خلل و نقصان تو نہیں؟ معلوم ہوا کہ دوست بنانے کے لئے پہلے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب و بدمذہب و بددین نہ ہو اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں اور مومن کامل الایمان کے ساتھ انس و محبت و ہمدردی و غم خواری ،اعانت و امداد ضروری ہے اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوت و شوکت حاصل ہو سکتی ہے۔

باب چہارم

اہل سنت و جماعت کے باہمی حقوق

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفہ حقہ و ناجیہ ''اہل سنت و جماعت'' جو ''سواد اعظم'' ہے اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط و اتحاد کی ضرورت نہیں تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک رکھنا چاہیے؟

اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد

بخاری و مسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

تری المومنین فی تراحمهم وتوادهم و تعاطفهم کمثل الجسد اذا شتکی عضوتدعی له سائر جسده بالسهر والحمی (صحیح بخاری و مسلم)

تم مومنین کو دیکھو گے کہ باہمی رحم اور محبت و مہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے

کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہو تو تمام بدن بے خوابی اور بخار کے ساتھ اس کا فریادی ہو جاتا ہے۔

یعنی کسی ایک حصہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہر ایک عضو اس کی بے چینی سے بے چین ہو جاتا ہے اسی طرح سے مومنین کا حال ہونا چاہیے کہ وہ ایک کی تکلیف سے بے چین ہو جائیں اور ان میں کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کر سکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دوسری حدیث مسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله (صحیح مسلم)

مومن ایک مرد کی طرح ہے کہ اگر اس کی آنکھ دکھے تو تمام بدن دکھ جائے اور اگر سر دکھے تو تمام بدن دکھ جائے۔

بخاری و مسلم میں ایک اور حدیث حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

المومن للمومن کالبنیان یشد بعضه بعضاثم شبک بین اصابعه (صحیح بخاری)

ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ وہ علاقہ ہے جیسے ایک عمارت کے اجزا کا کہ ان میں سے ایک جزو دوسرے کو مدد پہنچاتا ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے استحکام پہنچتا ہے، پھر حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگشت ہائے مبارکہ کو دوسرے دست اقدس

کی انگشت ہائے مبارکہ میں داخل فرما کر مومنین کے باہمی تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔

محبت و مودّت باہمی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (صحیح مسلم)

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

آنچہ از بہر خویش نہ پسند نیز از بہر دیگرے مپسند

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا یحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیر ھما الذی یبدا بالسلام (صحیح بخاری)

آدمی کیلئے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک منہ پھیر لے دوسری طرف دوسرا منہ پھیرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ان تمام احادیث میں مومن، مسلم، رجل، اخ سے مراد وہی مومن کامل ہے جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا کیونکہ ان کے ساتھ تو

محبت ومودت کے تعلقات جائز ہی نہیں۔

اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت۔

تمام عالم اسلام اور کل سواد اعظم اہل سنت ایک دل، ایک زبان ہوں اور ہر ایک کا دل دوسرے کی محبت سے بھرا ہوا ہر ایک دوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرور اور اس کے رنج وکلفت سے محزون و بے چین ہو، دوسرے کے درد و تکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے، اغیار سے بے تعلق رہے تو اسلام کی شوکت ظاہر ہو، چند بد مذہبوں کو چھوڑ دینے سے مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع اور قوت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا، بلکہ ان سے میل جول ہی ہزار ہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے یہی دین کی تعلیم اور یہی حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کئے جائیں کہ مسلمانوں کے خیال آپس میں موافق ہوں اور ان کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پُر ہوں، اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور ان کے مابین بہت بڑا بعد مکان ہے تو حرج نہیں مگر بعد خیال نہ ہونا چاہیے۔

ضروری بے حد ضروری۔

ضروری ہے کہ مسلمان بد مذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اجتناب کریں اور اپنی معلومات وسیع کرنے اور سواد اعظم میں ایک ربط و تعلق حاصل کرنے اور قائم رکھنے کیلئے اہل سنت کی کتابوں، رسالوں اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں کہ جتنے مسلمان اس ایک رسالہ کے دیکھنے والے ہونگے وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد و متفق ہوں گے اور ہر موقع پر ان میں سے ایک کی آواز دوسرے کے موافق اٹھے گی اور اس کو مدد پہنچائے گی۔

انجمن انوار القادریہ کی دردمندانہ اپیل

انجمن انوار القادریہ ٹرسٹ کے زیر انتظام اس وقت گیارہ مدارس میں سینکڑوں بچے اور بچیاں قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ حیدر آباد کالونی میں ایک عظیم الشان دارالعلوم انوار القادریہ قائم ہوچکا ہے جس میں طلباء کو حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ عالم کورس (درس نظامی) بھی کروایا جارہا ہے۔ اس وقت انجمن انوار القادریہ کو تقریباً سالانہ خطیر رقم کی ضرورت درپیش ہے۔ آپ سے دردمندانہ اپیل ہے کہ برائے مہربانی زکوٰۃ عطیات سے انجمن انوار القادریہ کی مدد کریں۔ آپ کی دی ہوئی رقم سے اگر کوئی بچہ قرآن مجید کا حافظ بن گیا یا ناظرہ پڑھ لیا یا عالم دین اور مفتی بن گیا تو یہ آپ کے لئے ثواب جاریہ کا باعث ہوگا اور آپ اپنی قبر میں چلے جائیں تو بھی اس کا ثواب پاتے رہیں گے۔

زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور زکوٰۃ کسی نہ کسی طرح اس کے مستحق تک پہنچانی ضروری ہے اور ادائیگی زکوٰۃ کا بہترین مصرف یہ بھی ہے کہ اسے دینی مدارس میں پہنچایا جائے۔ اس مرتبہ ضرور انجمن انوار القادریہ کو زکوٰۃ و دیگر عطیات دے کر قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے میں حصہ لیں۔ اس کے علاوہ قربانی کی کھالوں سے بھی انجمن انوار القادریہ کی مدد کیجئے۔ آپ کی یہ مدد آپ کے لئے آخرت کا سرمایہ بنے گی۔ آپ کے کسی مرحوم عزیز، رشتہ دار کے نام سے ایصال ثواب کی غرض سے جو رقم عطیہ کے طور پر دینا چاہیں تو اس میں بھی انجمن کو یاد رکھیں۔

•••

رابطے کے لئے: انجمن انوار القادریہ کے مرکزی دفتر

دارالعلوم انوار القادریہ

حیدر آباد کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی۔

فون: 2435088 - 4120794 موبائل: 0300-9201959



دنیائے سنّیت کا پیغام

- نماز روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
- قرآن مجید کا ترجمہ کنز الایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
- گستاخان رسول و صحابہ و اہل بیت اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چوما کیجئے۔
- مساجد میں بوقت اذان صلوۃ وسلام پڑھنا رائج کیجئے۔
- ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھا کیجئے۔
- ہر مشکل میں یا اللہ (جل جلالہ) مدد، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مدد کہا کیجئے۔
- گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہل سنت پر عمل کیجئے۔
- ۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
- محفل نعت میں آیا کیجئے۔
- اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔

انجمن انوار القادریہ کی تمام کتابیں رعایتی قیمت پر حاصل کیجئے۔





